فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۶ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۶ شوال ۱۳۸۵ھ ۔ ۶ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۳۱

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۵ فروری ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ میں حضور نے قرآن مجید کی عظمت اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات پر روح پرور انداز میں روشنی ڈالکر احباب کو قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرنے، اس کے معانی پر غور کرکے اس کے اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہونے نیز قرآنی علوم کو پورے تعہد کے ساتھ سیکھنے کی تلقین فرمائی حضور نے اس ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور نظارت اصلاح و ارشاد کو ہدایت فرمائی کہ وہ بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کا انتظام کریں ۔ اس ضمن میں حضور نے ان کے علیحدہ علیحدہ حلقہ ہائے کار مقرر کرکے ان کے لئے ضروری قرار دیا ۔ کہ وہ اس ضمن میں تفصیلی پروگرام طے کرکے حضور سے اس کی منظوری لیں ۔ اور اس کو کماحقہ عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں ۔ حضور نے فرمایا دو تین سال کے اندر اندر اتنا ضرور ہو جانا چاہیئے کہ کوئی احمدی بچہ ایسا نہ ہو جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو ۔ حضور نے اس طرف بھی توجہ دلائی کہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہزاروں اساتذہ کی ضرورت ہوگی ۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے فارغ اوقات اس خدمت کے لئے وقف کریں ۔ (حضور کے خطبہ کا مکمل متن کسی قریبی اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

○ ربوہ ۵ فروری ۔ محترم قاضی محمد رشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں ۔ کمزوری بہت زیادہ ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۵ فروری ۔ مکرم الحاج مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ کی دختر سلیمہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز قدیر صاحب کراچی گذشتہ آٹھ ماہ سے شدید بیمار ہیں اور امریکن ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ تازہ اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ حالت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعا فرمائیں ۔

○ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھے گا

پوری نیک نیتی کے ساتھ خدا اور رسولؐ کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار رہو جاؤ

"یہی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے ۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف کو منہ کرکے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے ۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا ۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے ۔ صرف اپنی والدہ کی خدمتگزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی یا اویس کو یا مسیح کو ۔ یہ ایک عجیب بات ہے ، جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں ۔ ایک تو یہ لوگ ہیں جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی ۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں اور چوہڑے چمار بھی کم لیتے ہوں گے ۔ ہماری تعلیم کیا ہے ؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے ۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کرکے اس کو ماننا نہیں چاہتا تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے ؟ ایسے نمونہ سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے ۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ ۔ بہتری اسی میں ہے ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے ۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۵ و ۲۹۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ فروری ۱۹۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنازعۂ کشمیر

خبر ہے کہ پاکستان نے بھارت کو اعلان تاشقند کے تعلق میں وزارتی سطح پر بات چیت کرنے کا مشورہ دیا ہے جس میں چھ نکاتی ایجنڈا تجویز کیا گیا ہے اور تنازعہ کشمیر کو سب سے پہلا قابل تصفیہ معاملہ قرار دیا ہے۔

یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے معاملہ کو جلد از جلد طے کیا جائے کیونکہ یہی دراصل ایسا تنازعہ ہے جس نے پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں کے درمیان ایسے خوشگوار تعلقات بڑھنے نہیں دیئے جو نہایت قریبی ہمسایہ ممالک میں ہونے چاہئیں۔ پاکستان اور بھارت کے تعلقات ہمسائیگی کے لحاظ سے دوسرے ہمسایوں کی نسبت خاص نوعیت کے ہیں جو تقاضا کرتے ہیں کہ دونوں میں یہ تعلقات نہایت خوشگوار رہیں۔ تاکہ دونوں ملک متوازی طور پر منازل ترقی طے کرتے چلے جائیں اور ایک دوسرے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو تنازعہ ان دونوں کو تلخیوں میں ۱۸ سال سے گھسیٹ رہا ہے۔ اب جبکہ دونوں ملک باہمی مصالحانہ انداز اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سب سے پہلے اسی تنازعہ کو طے کیا جائے۔ باقی تنازعات بھی غیر اہم نہ سہی لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر کشمیر کا معاملہ پہلے طے ہو جائے تو دوسرے معاملات جلد طے ہو جائیں گے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ پہلے دوسرے معاملے طے ہو جائیں تو کشمیر کا تنازعہ دوسرے معاملات طے ہونے کی وجہ سے آسانی سے طے ہو جائے گا

ہمارے نزدیک تو دوسرے تنازعات پیدا ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ دونوں میں کشمیر کے تنازعہ کی وجہ سے باہم ناچاقی چلی آئی ہے۔ اگر یہ تنازعہ درمیان میں نہ ہوتا تو اغلب ہے کہ دوسرے تنازعات پیدا ہی نہ ہوتے اور اگر پیدا ہوتے بھی تو جلد طے کر لئے جاتے۔

یہ بات کوئی ہم ہی یا پاکستانی ہی نہیں کہہ رہے بلکہ خود بھارت کے بعض سربر آوردہ لیڈر بھی بارہا یہ کہہ چکے ہیں۔ مس مردولا سارا بائی مسٹر لمبودری پد وغیرہ کے علاوہ ماسٹر تارا سنگھ بڑے بڑے لیڈر یہی رائے رکھتے ہیں کہ کشمیر کا تنازعہ بنیادی ہے۔ اس کو جلد از جلد حل کرنا چاہیئے۔ چنانچہ حال ہی میں ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان تاشقند کے تعلق میں بھارتی لیڈروں کو پھر یہی مشورہ دیا ہے کہ وہ کشمیر کا تنازعہ جلد از جلد طے کریں۔ چنانچہ خبر ہے کہ

"ماسٹر تارا سنگھ نے اپنے مضمون میں اعلان تاشقند پر تبصرہ کرتے ہوئے پاک و ہند کے درمیان قیام امن کا خیر مقدم کیا لیکن اسی کے ساتھ ہندوستانی راہنماؤں کو یہ بھی تلقین کی کہ اگر وہ واقعی برصغیر میں امن قائم رکھنا چاہتے ہیں تو تنازعہ کشمیر کے منصفانہ حل کے لئے فوراً کوشش شروع کر دیں

ماسٹر تارا سنگھ نے مسئلہ کشمیر کے حل میں تاخیر کے لئے ہندوستانی راہنماؤں کو قصوروار ٹھہرایا۔ اور کہا کہ ہندوستانی راہنماؤں کا اصولوں سے انحراف اس بنیادی مسئلہ کے حل میں سب سے بڑی رکاوٹ رہا ہے۔ اکالی راہنما نے انہیں تلقین کی کہ وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دے کر خونریز جنگ کے خطرے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔

بہرحال انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ ہندوستان کے چند شاطر لوگ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ میں تاخیر کے لئے پھر انتشار پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ماسٹر تارا سنگھ نے مزید کہا کہ جنگ کا خطرہ صرف اس صورت میں ختم ہو سکتا ہے کہ کشمیریوں کو مطمئن کر دیا جائے۔ انہوں نے اپنے اس یقین کا اظہار کیا کہ اگر حق و انصاف اور اصولوں کا پاس کیا جائے تو تنازعہ کشمیر کے تصفیہ میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔"

(امروز ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

ہمیں یقین ہے کہ بھارتی لیڈر پاکستان کے مشورہ پر عمل کریں گے۔ اور دونوں ملکوں کی فلاح و بہبود کے پیش نظر معاملہ کشمیر کو سب سے پہلے نپٹانے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ دونوں ملکوں کے لوگوں کے دلوں سے پھر کسی جنگ کے امکانات کا خدشہ ختم ہو جائے اور دونوں ملک یکجہت ہو کر ملکی ترقی کے کاموں کی طرف توجہ دے سکیں۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ

اسلام میں سیاسی پارٹی بازی ممنوع ہے۔ مغربی جمہوریت کی اور بات ہے۔ جس کا پہلا اصول یہ ہے کہ لوگوں پر لوگوں کے ذریعہ لوگوں کی حکومت۔ لوگ ہی قانون بناتے ہیں اور لوگ ہی اس کو نافذ کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ ہی قانون میں تبدیلیاں بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے جو مجلس قانون ساز مغربی جمہوریت کے مطابق بنائی جاتی ہے۔ اس میں کثرت رائے کو دیکھا جاتا ہے۔ ایک قانون خواہ عقلاً اور اخلاقاً کتنا ہی غلط ہو۔ اگر اس کے حق میں مجلس کی کثرت رائے ہو جائے تو وہ قانون پاس ہو جاتا ہے۔ چنانچہ برطانیہ میں جو مغربی جمہوریت کا بہترین نمونہ ہے۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوان جب کوئی قانون پاس کر دیتے ہیں تو بادشاہ یا ملکہ کو اس پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے سوا اور کوئی اختیار نہیں رہتا۔

ظاہر ہے کہ ایسی حکومت میں پارٹیاں لازمی ہیں اور ضروری ہے کہ جس پارٹی کے ساتھ کثرت رائے ہو وہی حکومت کرے اور اس کے مخالف پارٹیاں حزب اختلاف بنائیں جو حکومت کے کاروبار پر نکتہ چینی کرتا ہے تاکہ وہ گمراہ نہ ہو جائے۔ تاہم مہذب ممالک میں جہاں جمہوریت کامیاب ہے حزب اختلاف بھی چند حدود کے اندر رہ کر نکتہ چینیاں کرتا ہے۔ وہ کوئی ایسا اقدام نہیں کرتا جس سے ملکی مفاد کو نقصان پہنچ سکتا ہو۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے مغربی جمہوریت کی بہترین صورت برطانیہ پیش کرتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہاں حزب اختلاف بھی آئینی ذرائع سے ہٹ کر کوئی کام نہیں کرتا۔ حکومتوں میں انقلاب وہاں بھی آتے ہیں۔ مگر جبری اور مفسدانہ طریقے وہاں کم سے کم استعمال ہوتے ہیں۔ آئین کے سامنے سب سر جھکا دیتے ہیں۔

یہ روح جس ملک میں پیدا ہو جائے اس میں امن و امان رہتا ہے اور ملک ہر جہت سے ترقی کرتا رہتا ہے۔ افسوس ہے کہ پاکستان میں دوسرے اسلامی ملکوں کی طرح ابھی یہ روح پختہ نہیں ہوئی ہے۔ اسلامی ممالک میں اختلاف رائے کو ہر جائز و ناجائز طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاشقند کا معاملہ ہی لے لیجئے۔ حزب اختلاف کے حامی یہ کہتے ہیں کہ برسر اقتدار لیڈروں کو ان کی باتیں سننی چاہئیں۔ لیکن بجائے اپنی باتیں قانون کے اندر رہ کر سنانے کے وہ ایسے ہتھیار استعمال کر رہے ہیں جو ملک میں فسادات کو ہوا دینے والے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ گزشتہ دنوں میں طلباء نے جو ہنگامہ برپا کیا تھا جس کے نتیجہ میں تلخ واقعات ظہور پذیر ہوئے اس کے پیچھے بعض لیڈر قسم کے لوگوں کا ہاتھ نہیں تھا۔

ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ اپنا اختلاف ظاہر کرنے کا یہ طریقہ نہایت غلط ہے اور اگر حکومت ایسی شورش کو دبانے کے لئے سخت کارروائی کرتی ہے تو وہ حق بجانب ہے۔ اپنا اختلاف بے شک پیش کرنے کا ہر ایک کو حق ہے مگر پیش کرنے کے ذرائع آئینی ہونے چاہئیں۔

افسوس یہ ہے کہ مخالفین میں بعض بزرجمہر ایسے با اثر ہو گئے ہوئے ہیں جو طبعاً باغیانہ رجحانات رکھتے ہیں۔ اور جو آگ لگا کر گلا بو دو کھڑی کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ اور تنقید برائے تنقید کے اصول پر عمل کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا طبقہ ملکی مفاد کے لئے صحت مند نہیں سمجھا جا سکتا بے شک پاکستان میں ابھی اسلامی حکومت قائم نہیں ہوئی تاہم پاکستانیوں کی اکثر اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ یہاں چاہیئے کہ اختلاف رائے کو ظاہر کرنے کے لئے اسلامی اخلاق کی پابندی کی جائے اور واللّٰہ لا یحب الفساد کی وعید کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال مجلس شوریٰ کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۶۶ء (بروز جمعہ، ہفتہ اتوار) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں شوریٰ کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانے کے لئے پہلے ہی اعلان کیا جا چکا ہے احباب جلد سے جلد حسب قواعد شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پیشگوئی طالمود کے متعلق پیغامِ صلح کے ایک مغالطہ کا جواب

تاریخ کی روشنی میں

(از محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

اخبار پیغامِ صلح کے ایک مضمون نگار نے پیشگوئی طالمود کے متعلق اپنے مضمون میں جس شبہ کا اظہار کیا ہے اُس کا ایک جواب تو ۲۸ جنوری کے پرچہ میں ایڈیٹر صاحب الفضل نے دیدیا ہے۔ دوسرا جواب مَیں عرض کرتا ہوں۔ امید ہے مضمون نگار اور دوسرے معترضین اس پر انصافاً غور کریں گے۔

جیسا کہ ایڈیٹر صاحب الفضل نے لکھا ہے یہ بالکل درست ہے کہ طالمود کی پیشگوئی میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ مسیح موعودؑ کے معاً بعد اُس کا بیٹا اور پوتا اس کا جانشین ہوگا۔ صرف یہ تصریح ہے کہ بیٹا اور پوتا بھی ضرور جانشین ہوں گے۔ اس کی نہایت ہی واضح اور روشن مثال ہمیں حضور فخرِ موجودات۔ سرورِ کائنات۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں ملتی ہے۔ اور وہی مَیں آج قارئینِ کرام کی خدمت میں عموماً اور مقالہ نگار پیغامِ صلح کی خدمت میں خصوصاً پیش کر رہا ہوں۔

تاریخِ طبری اسلام کی قدیم عربی تاریخوں میں سے نہایت مشہور اور مستند کتاب ہے۔ اور بعد میں آنے والے تمام مؤرخین اس سے استفادہ کرتے آئے ہیں اور اپنی کتابوں میں اس کے حوالے دیتے رہے ہیں۔ اُس کا اُردو میں بھی ترجمہ ہوگیا ہے۔ اپنے دعوے کے ثبوت میں اُس کی ایک روایت بجنسہٖ یہاں درج کی جاتی ہے:۔

”حضرت علیؓ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ جب یہ آیت وانذر عشیرتك الاقربین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو حضور علیہ السلام نے مجھے بلایا اور فرمایا ”علی! اللہ تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مَیں اپنے قریبی رشتہ داروں کو خدا کے عذاب سے ڈراؤں۔ مَیں نے اس حکم کی تعمیل میں چندے اس لئے توقف کیا کہ مبادا وہ لوگ میری نصیحت کو اچھی نظر سے نہ دیکھیں۔ مگر جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا ”اے محمدؐ! اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو اللہ تعالےٰ تمہیں عذاب دے گا“ پس اے علی! تمام بنی عبد المطلب کو ضیافت پر بلاؤ تا کہ مَیں ان سے گفتگو کروں اور خدا کا پیغام ان تک پہنچاؤں“۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل میں دعوت کا تمام سامان فراہم کیا اور اس کے بعد تمام بنی عبد المطلب کو بُلا لایا اس روز وہ تمام لوگ تعداد میں قریباً چالیس تھے۔ اُن لوگوں میں جو دعوت کے لئے بلائے گئے تھے آپؐ کے چچا ابو طالب۔ حمزہ۔ عباس اور ابولہب بھی شامل تھے۔ جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا ”کھانا لاؤ“ اس پر جو کچھ کھانا پکایا تھا وہ مَیں سب اُٹھا لایا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے تمام حاضرین سے فرمایا کہ بسم اللہ! آپ صاحبان کھانا تناول فرمائیں۔ چنانچہ سب لوگوں نے کھانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ خوب اچھی طرح سیر ہوگئے۔ کھانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ”ان سب لوگوں کو دُودھ پلاؤ“ مَیں نے انہیں دودھ پلایا تو سب کے پیٹ اچھی طرح بھر گئے۔

کھانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلام کرنے کا ارادہ فرمایا۔ معاً ابولہب نے تاڑ لیا کہ آپؐ اسلام کی تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر وہ فوراً کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا ”بھائیو! خبردار۔ محمدؐ نے تم پر جادو کر دیا ہے اب تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ فوراً یہاں سے چل دو“ یہ سنتے ہی سب لوگ جلدی جلدی اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور حضورؐ ان کو تبلیغ نہ کر سکے۔

دوسرے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ علی! کل تو ابولہب نے کلام کرنے میں مجھ پر سبقت کی اور قبل اس کے کہ مَیں کچھ کہوں سب لوگ اُٹھ کر چلے گئے۔ اسلئے تم آج پھر ویسے ہی اور اتنے ہی کھانے کا انتظام کرو اور جن لوگوں کو کل بُلایا تھا آج اُن کو پھر بلاؤ“۔ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں پھر ویسے ہی کھانے کا اہتمام کیا اور کل والے سب لوگوں کو بُلا کر لے آیا۔ جب مَیں کھانا لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے پھر وہی عمل کیا جو کل کیا تھا۔ تمام حاضرین نے کھانا خوب پیٹ بھر کر کھایا اور ازاں بعد دودھ بھی خوب اچھی طرح پیا۔ جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے[1] تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضرینِ مجلس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا ”اے بنی عبد المطلب! خدا کی قسم۔ مَیں جوانانِ عرب میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو خدا کی طرف سے تمہاری دنیا اور تمہارے دین کی بھلائی کے لئے ایسی اچھی خبر لایا ہو جیسی مَیں لایا ہوں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مَیں تمہیں اُس کی طرف بُلاؤں۔ پس تم میں سے کون ایسا ہے جو اس کام میں میری مدد اور اعانت کرے۔ وہی شخص میرا بھائی اور تمہارے درمیان میرا خلیفہ ہوگا“۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنکر تمام حاضرین بالکل خاموش ہوگئے اور کسی نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر مَیں اُٹھ کھڑا ہوا اور مَیں نے کہا ”اگرچہ مَیں یہاں جمع ہونے والے سب لوگوں سے چھوٹا ہوں پھر مَیں آشوب چشم کا مریض بھی ہوں۔ میرا پیٹ بھی بڑا ہے۔ میری ٹانگیں بھی پتلی پتلی ہیں اور مَیں جسمانی لحاظ سے بھی بہت کمزور ہوں۔ مگر یا رسول اللہ! مَیں اس امر میں آپؐ کی پوری پوری امداد کرونگا“۔

تو میرے منہ سے یہ کلمات سُننے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے شانہ پر ہاتھ رکھ کر حاضرین سے فرمایا ”یہ تم لوگوں میں میرا بھائی۔ میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے۔ اسکی بات سُنو اور اس کی اطاعت کرو“۔

آنحضرتؐ کے یہ فرمانے پر اُس وقت وہاں جتنے آدمی جمع تھے سب ہنسنے لگے اور ازراہِ مذاق ابوطالب سے یہ کہتے ہوئے رخصت ہوگئے کہ ”اب تم پر اپنے بیٹے علی کی اطاعت فرض کر دی گئی ہے۔ پس تم پر واجب ہے کہ اسی کی باتیں سُنو اور اس کی اطاعت کرو“ (تاریخ طبری (اردو ترجمہ) جلد اوّل حصہ سوم صـ۶۷)

طبری کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب میں بھی یہ روایت موجود ہے (۱) تاریخ کامل ابن اثیر (۲) تاریخ ابو الفداء (۳) تاریخ روضۃ الصفا (۴) تاریخ حبیب السیر (۵) تفسیر خازن (۶) تفسیر سراج منیر (۷) تفسیر ثعلبی (۸) تفسیر واحدی (۹) تفسیر ابن مردویہ (۱۰) تفسیر ابن ابی حاتم (۱۱) کنز العمال (۱۲) دلائل النبوۃ (۱۳) حلیۃ الاولیاء (۱۴) ذخیرۃ المال عجیلی (۱۵) مختارۃ الضیاء مقدسی (۱۶) تہذیب الآثار طبری (۱۷) کتاب الاکتفا (۱۸) معارج النبوۃ (۱۹) مدارج النبوۃ (۲۰) ازالۃ الخفا حضرت شاہ ولی اللہ۔ (۲۱) تفسیر معالم التنزیل (۲۲) تفسیر لباب التاویل

ان عربی اور فارسی تاریخوں کے علاوہ بعض یورپین مصنفین نے بھی اس واقعہ کو اپنی کتابوں میں درج کیا ہے۔ مثلاً گبن۔ اوکلی۔ کارلائل۔ واشنگٹن اروِنگ۔ گلمن اور جان ڈیون پورٹ (عمدۃ الکلام فی تاریخ سلاطین اسلام صـ۱۳)

مندرجہ بالا روایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے متعلق تین باتیں فرمائی ہیں۔

(۱)۔ میرا بھائی ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرت علی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی تھے۔

(۲) میرا وصی ہے۔ یہ بات اس وقت پوری ہوئی جب حضور علیہ السلام ہجرت کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے اور حضرت علی کو وصیت کی کہ میرے جانے کے بعد میرے بستر پر لیٹ جاؤ اور صبح کو وہ سب امانتیں جو مکہ کے کافروں نے میرے پاس رکھی ہیں اُنہیں واپس کر دو۔ اور پھر میرے پاس یثرب چلے آؤ۔

(۳) تیسری بات حضرت علی کے متعلق آنحضورؐ نے یہ فرمائی کہ یہ میرا خلیفہ ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت علی فوراً آپؐ کے جانشین اور خلیفہ نہیں بن گئے بلکہ تین بزرگوں کے بعد آپ کا نمبر آیا۔ اور اس طرح آخر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پیشگوئی میں صرف خلیفہ ہونے کا ذکر ہے۔ یہ تصریح نہیں کہ کونسا خلیفہ ہوگا بالکل ٹھیک اسی طرح طالمود میں مسیحؑ کے بیٹے کے جانشین ہونے کی پیشگوئی ہے۔ یہ پیشگوئی نہیں کہ مسیحؑ کے فوراً بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ دونوں پیشگوئیوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ طالمود کی پیشگوئی ایک خلیفہ کے بعد پوری ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تین خلفاء کے بعد پوری ہوئی ؎

کافی ہے سوچنے کو گر اہل کوئی ہے

اس پیشگوئی کے سلسلہ میں ایک دوسرا واقعہ بھی ہے مقالہ نگار پیغامِ صلح کے مزید اطمینان کے لئے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

---

[1] ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی نے بڑی عقلمندی کی اور اس دوسرے موقع پر دعوت کی اطلاع ابی لہب کو نہیں دی کیونکہ اگر اُسے خبر ہو جاتی تو وہ بدستور پھر آتا اور فساد مچاتا۔ (اسماعیل)

اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ جیسے آپؐ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس پر آپؐ بہت سے صحابہؓ کو لے کر مکہؐ روانہ ہو گئے مگر وہاں کافروں نے آپؐ کو شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ اور آپؐ اُن سے صلح کر کے واپس مدینہ آ گئے (یہ واقعہ صلح حدیبیہ کہلاتا ہے) اس پر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم کعبہ کا طواف کریں گے؟ پھر ہم بغیر طواف کے کیوں واپس جا رہے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ "مَیں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ اسی سال طواف کریں گے"۔ (ابن اثیر۔ ابوالفداء۔ تذکرۃ الکرام۔ حبیب السیر سب میں یہ روایت موجود ہے ان کے علاوہ اردو کی تمام تاریخوں میں بھی یہ روایت پائی جاتی ہے)

بالکل ٹھیک اسی طرح مَیں بھی عرض کرتا ہوں کہ طالمود میں یہ لکھا ہے کہ بیٹا اُس کا جانشین ہو گا۔ یہ نہیں لکھا کہ پہلا جانشین ہو گا یا دوسرا۔ بات مطلق جانشینی کی ہے اور وہ پوری ہو گئی۔ وھو المقصود۔

ربوہ میں ڈاک پوسٹ کرنے کے اوقات

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ میں ڈاک خانہ کے لیٹر بکس سے ڈاک نکلنے کا آخری وقت سوا تین بجے سہ پہر مقرر ہے۔ یعنی جو خطوط سوا تین بجے تک اس لیٹر بکس میں ڈالے جاتے ہیں وہ اسی روز روانہ کر دئے جاتے ہیں۔ البتہ ریلوے سٹیشن کے لیٹر بکس میں رات کے بارہ بجے تک جو خطوط ڈالے جائیں وہ بھی اسی روز ارسال کئے جاتے ہیں جو لوگ سوا تین بجے کے بعد خط پوسٹ کریں اور وہ چاہتے ہوں کہ ان کا خط اسی روز بذریعہ ڈاک روانہ ہو جائے انہیں چاہئیے کہ وہ ریلوے سٹیشن کے لیٹر بکس میں ہی پوسٹ کریں۔

(سب پوسٹ ماسٹر۔ ربوہ)

ربوہ میں ریڈیو مکینک کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک ریڈیو مکینک کلاس شروع ہوئی ہے۔ مورخہ ۲ فروری بروز بدھ بعد نماز مغرب مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا سے اس کا افتتاح کیا۔ یہ کلاس روزانہ نماز مغرب کے بعد گولبازار میں مکرم محمد اشرف صاحب ریڈیو مکینک کے مکان پر ہوتی ہے۔

(ناظم اشاعت مجلس ربوہ)

"اے خوشا وہ قوم مستقبل ہو جس کا شاندار"

(مکرم میاں سراج الدین صاحب ھریا مرادوال ضلع گجرات)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ سے جماعت کی والہانہ محبت کو غیر از جماعت لوگ دیکھ کر حیران اور ششدر رہیں کہ اس سنجیدہ، فہمیدہ اور علم و حکمت کی رو سے سب کا مُنہ بند کر دینے والے طبقہ کی اس وارفتگی کی آخر کیا وجہ ہے؟ مگر یہ کوئی ایسا معمہ نہیں جو سمجھ سے باہر ہو کیونکہ یہ ایک فطری جذبہ ہے جسے ہر کوئی سمجھتا یا سمجھ سکتا ہے۔

محبت ہمیشہ حسن و احسان کو دیکھ کر انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے بار بار کا تجربہ اور مشاہدہ دلوں کو موہ لیتا ہے پھر یہ محبت ایک جذباتی رنگ پیدا کر لیتی ہے مثلاً بعض پاکستانی جانباز مجاہدوں کو ہم نے دیکھا تک نہیں مگر اُن سے محبت کے جذبات دل میں موجزن ہیں کیوں؟ ان کے حسن یعنی بہادری اور جانبازی کی وجہ سے اور اُن کے احسان (وہ کامیاب مدافعت جو ملک و ملت کی پناہ اور قوم کے لئے سرمایۂ عزّو وقار بنی) کی وجہ سے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ سے بے پناہ محبت کی بھی بالکل یہی وجہ ہے جو بلحاظ کیفیّت، کمیّت بہت زیادہ اہمیّت رکھتی ہے کیونکہ حضور کا مقصد دنیا بھر میں اسلام اور حفظ ناموس محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہمیشہ کے لئے زندگی کی ہر دلچسپی کو قربان کر دینا تھا۔

غرض ایثار پیشہ، فتح نصیب جرنیل اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے اخلاص اور کارہائے نمایاں کو جن لوگوں نے دیکھا اور بار بار دیکھا وہ حضورؓ کے گرویدہ ہو گئے۔ علاوہ ازیں تقریباً ہر شخص اور ہر خاندان ذاتی طور پر حضورؓ کے احسانات اور حسنِ سلوک کی الگ داستان رکھتا ہے اندریں حالات جماعت نے حضورؓ کی وفات کا تصور بھی ناقابلِ برداشت سمجھا مگر اس رفتنی اور گذشتنی خاکی جسم نے کب کسی کے ساتھ نباہ کیا جو اب اس سے ایسی توقع ہو سکتی؟ ؎

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسمؐ محمدؐ زندہ بودے

مگر بے پناہ جذبۂ محبت تھا جو بچھڑنے کو تیار نہ تھا مگر تابکے۔ آخر جب حضورؓ کی وفات پر یقین ہو گیا کہ یہ جسمانی جدائی ناگزیر ہے۔ تو دل و دماغ اصل خطرہ کی طرف مبذول ہوئے یہ کہ المصلح موعود کے زمانہ کے ساتھ جو جماعتی ترقیاں وابستہ تھیں وہ اب رُک جائیں گی یا اُن کی رفتار سست پڑ جائیگی جسے کوئی احمدی سُن بھی نہیں سکتا چہ جائیکہ دیکھے اور انتقالِ خلافت کا نازک ترین مرحلہ الگ درپیش تھا مجھے وہ وقت نہیں بھول سکتا جب انتخابِ خلافت کی گھڑیاں مسجد مبارک کے سامنے لب سڑک بیٹھے گن گن کر گزار رہا تھا دل میں ایک کھٹک تھی جو بے چین کئے دیتی تھی جسے حلقہ احباب میں بیان کرنے سے بھی رُک نہ سکا "آج سے باون برس پہلے کا انتخاب تو سراسر صحابہ کرام کا انتخاب تھا جس کے زخم آج تک مندمل نہیں ہوئے اب دیکھئے کیا ہوتا ہے دل دھڑکتا ہے" — جلد ہی اس دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ سُنا کہ "حضرت میاں ناصر احمد صاحب خلیفہ منتخب ہو گئے ہیں بیعت کر لیجئے"۔ یہ مژدہ جانفزا سُنتا تھا کہ میرے ساتھ بیٹھے ہزاروں لوگ بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے، نعرہ ہائے تکبیر سے فضا گونج اٹھی خوشی کی کوئی حد نہ رہی اور ایک جوشِ مسلسل تھا جو تھمنے میں نہیں آ رہا تھا۔ بایں ہمہ سالبقہ تلخ ترین تجربہ کے باعث اسے خواب ہی تصور کرتا رہا کہ صحیح تعبیر صبح ہی معلوم ہو گی۔ مگر الحمد للہ آج کل سے بھی بہتر ثابت ہوا کیونکہ صبح معلوم ہوا کہ جس بزرگ کا نام حضرت میاں صاحب کے بالمقابل تجویز ہوا تھا وہ وہی تھے جو حضرت صاحب کو پچھلی صفوں سے اٹھا کر آگے لائے اور سب سے پہلے بیعت کرنے والوں میں تھے"! فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ دل مطمئن ہو گیا مگر ابھی ایک خلش باقی تھی یہ کہ جماعتی ترقی کا اپنے معیار پر رہنا ممکن نہیں"!

چونکہ جماعت کی رفتارِ ترقی ماپنے کا پیمانہ سالانہ جلسہ تصور کیا جاتا ہے اور وہ چالیس دن تک ہونے والا تھا اس لئے اب میری نظریں اس جلسہ پر تھیں۔ خدا خدا کر کے جلسہ قریب آیا تو رخصت حاصل کرنا محال ہو گیا آخر چہل سالہ سروس میں پہلی دفعہ بلا تنخواہ رخصت کی درخواست دی اور جلسہ پر پہنچا۔ دیکھا تو وہی چہل پہل وہی گہما گہمی، لوگ قافلہ در قافلہ پورے وقار کے ساتھ رواں، پنڈال پُر، وہی نظم و ضبط وہی سخنِ مصلح موعودی، وہی فدائیت اور آخری تاریخ تو حد ہی ہو گئی۔ اگرچہ پیشتر ازیں جماعت پر اتنا مالی بوجھ ہے کہ کوئی اور دینی یا دنیاوی تنظیم فی زمانہ اس بوجھ کو برداشت کر سکنے کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی مگر یہاں یہ حال ہے کہ $\frac{12}{65}$-۱۹ کو حضرت امیر المومنین کی طرف سے جماعت کو یہ پیغام پہنچا کہ "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کے لئے مبلغ پچیس لاکھ روپیہ چاہیئے مگر شرط یہ ہے کہ پہلے چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے"! ابھی تفصیلات کا علم نہیں مگر اڑتالیس گھنٹے کے اندر اندر (یعنی $\frac{12}{65}$-۲۱ تک پندرہ لاکھ روپے کے وعدے پہنچ چکے تھے) اللہ اکبر جس پر جلسہ گاہ ہی میں میرے قریب بیٹھے ہوئے ایک دوست نے کہا پچیس لاکھ نہیں فاؤنڈیشن کے لئے کم ازکم ایک کروڑ چاہیئے تھا۔ دوسرے صاحب بولے ابھی ایک کروڑ؟ کئی کروڑ آئیں گے کئی کروڑ انشاء اللہ حضرت صاحب کا یہ پہلا مطالبہ ہے اور لاکھوں کا مطالبہ ہے مگر جماعت کروڑوں کی باتیں کرتی ہے۔

اندریں حال اے قومِ احمدؐ! مبارک صد مبارک کہ ع

"جب وسئے خود غرضیوں نے دل یہاں اک اک پھاڑ باپ بیٹا مل کر نہیں بیٹھ سکتے، بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہے اور دنیا

"ہے یہ اک مقتل لہو روتا ہے جس پر آسمان"

کا خطاب پا چکی ہے گویا زمانہ فساد فی البحر والبر کی عملی تفسیر پیش کر رہا ہے مگر تُو وہ خوش نصیب قوم ہے جس کے اتفاق اور ایثار کی قسم کھائی جا سکتی ہے اور جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ اس کی دن دگنی رات چوگنی ترقی میں کوئی حادثہ حائل نہیں ہو سکتا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ ؎

اے خوشا وہ قوم مستقبل ہو جس کا شاندار
کل سے بہتر آج ہو اور آج سے بہتر ہو کل

اور پھر اس قوم کی اقبالمندی کا کیا کہنا جس کے اتحاد اور مال و جان و جذبات کی قربانیوں کا مقصد وحید رحمت للعالمینؐ کے زیرِ علم امنِ عالم قائم کرنا، جہنم زار دنیا کو سدا بہار جنت میں منتقل کرنا ہو اور وہ برق رفتاری سے اپنے نصب العین کا تعاقب بھی کر رہی ہو۔

عہدیداران اطفال الاحمدیہ کیلئے

تمام مربیان و ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اطفال الاحمدیہ کی صحت کے معیار کو بلند کرنے پر خصوصی توجہ دیں۔ اس ضمن میں سب سے بہتر ذریعہ صفائی ہے۔ اسکے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک بھی ہے کہ "النظافۃ من الایمان" لہٰذا تمام مجالس اطفال الاحمدیہ سے التماس ہے کہ اپنے بدن۔ لباس۔ گھر اور ماحول کی صفائی کا خاص خیال رکھیں اس طرح دانت۔ ناخن وغیرہ کی صفائی کا بھی ہفتہ وار معائنہ کیا جائے اور اپنی مساعی سے مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترم میاں محمد یامین صاحب رضی اللہ عنہ تاجر کتب قادیان

(مکرم حافظ مبین الحق صاحب ابن محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم)

(۳)

مجھے خیال آیا کہ میں بھی اپنی سسرال ہو آؤں۔ لہذا میں ڈرتے ڈرتے گیا۔ خوشدامن صاحبہ نے مجھے اندر بلا لیا۔ اور محبت سے پیش آئی۔ اور میں دو تین دن رہا۔ اہلیہ ام کو میں نے ہمراہ لانے پر رضامند کر لیا تھا۔ اور پھر خوشدامن وغیرہ سے کہا۔ کہ میں گھر والوں کو لے جانا چاہتا ہوں۔ لیکن میرے نسبتی برادر و دیگر خویش و اقارب نے مخالفت کی۔ کسی نے کہا۔ کہ عیسائی ہو گیا ہے کسی نے کہا بے دین اور کافر ہو گیا ہے۔ ایسا نہیں ہو گا۔ مگر میں نے خوشدامن کو در پردہ اہلیہ ام کے لے جانے پر رضامند کر لیا تھا۔ اور جس وقت میں اہلیہ ام کو لے جانے لگا تو کوٹھوں پر بہت سی عورتیں کھڑی کہہ رہی تھیں۔ وہ جولاہو رہیں آریہ ہو گیا ہے اپنی بیوی کو لے جا رہا ہے۔ میری اہلیہ کی گود میں میرا بڑا لڑکا حافظ مبین الحق تھا۔ قادیان آکر بھی میری اہلیہ نے مخالفت نہیں کی۔ مگر احمدی بھی فوراً نہ ہوئی۔ لیکن جب سمجھ کر احمدی ہو گئی۔ تو اکثر کہا کرتی تھی "بحمد للہ احمدیت کی سچائی میرے دل میں اس قدر پختہ ہے کہ خدانہ کرے۔ اگر تم بھی احمدیت سے پھر جاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں نہیں پھر سکتی"۔ فجزاہا اللہ

اخویم محمد یٰسین صاحب چونکہ نہایت فہیم و ذکی تھے اور اکثر ان کو سچی خوابیں بھی آیا کرتی تھیں۔ اور تجارت میں بھی بڑے ماہر تھے۔ ہمیشہ نئی تجویزیں سوچتے رہتے۔ ایک دفعہ باہر سے بہت سی جلانے کی لکڑی لائے یعنی ٹال کھولنے کا ارادہ کیا۔ اور خوشبودار تیل و عطریات نکالنے و بنانے کا پروگرام تیار کر رہے تھے۔ یکا یک بھائی کو ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء کو تپ شدید نجار ہوا۔ کسی کسی وقت بھائی کو ہوش آتا تو وہ مجھے ہونٹوں سے صبر کی تلقین کرتے۔ آخر کش ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو جبکہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی وغیرہ احباب بھی پاس بیٹھے تھے رات کے آٹھ بجے تھے وہ فوت ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جس قدر غم و الم مجھ کو ہوا بیان سے باہر ہے۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء کو بکس میں امانتاً دوسرے قبرستان میں دفن ہوئے نماز جنازہ چار پانچ سو نفوس نے باقتداء حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ادا کی۔ اور بعد دو سال مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۳ء باجازت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بہمراہ تیس افراد اس قبرستان سے تابوت لا کر مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ بھائی

مرحوم کی خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے قدموں میں جگہ ملے۔ چنانچہ حسب خواہش اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

حضرت اقدس کی چار دیواری کے باہر تیسری لائن میں عین قدموں میں وہ قبر آتی ہے۔ بھائی کی جدائی اور اس اچانک حادثہ سے میں ہر دم ہی مغموم و متفکر رہا کرتا تھا ایک رات یہ فقرہ میری زبان پر آیا "حق القول علی اکثرھم کان مفعولاً یعنی پوری ہو گئی وہ بات ان پر۔ اور یہ بات ہونے والی ہی تھی"۔

قبلہ والد صاحب ۱۹۱۱ء سے چند سال تک حضرت مسیح موعودؑ کے کتب خانہ کے مہتمم بھی رہے ہیں۔ اس دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے متعدد بعض تحریرات کے ذریعہ کتب خانہ کی کتب دوستوں کو دلوائیں

اپریل ۱۹۱۹ء کے آخر میں والدہ محترمہ بیمار ہو گئیں اور والد صاحب تبدیل آب و ہوا کی خاطر ان کو سہارنپور لے گئے۔ جہاں پر مشہور اطباء کا علاج کیا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکیں اور ۱۷ مئی ۱۹۱۹ء کو سہارنپور میں ہی فوت ہو گئیں۔ مرحومہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے والد صاحب ان کو وہاں پر امانتاً دفن کرنا چاہتے تھے۔ اور وہ بکس بنوانے کے لئے گئے۔ لیکن غیر احمدی رشتہ داروں نے جھٹ پٹ جنازہ تیار کر کے اور نماز جنازہ پڑھ کر قبرستان چل پڑے اور ان کے شور و شر اور مخالفت کی وجہ سے والد صاحب خاموش رہے اور والدہ مرحومہ کو ان کے والدین کے باغ میں دفن کر دیا گیا۔ والدہ صاحبہ مرحومہ کا کتبہ مقبرہ بہشتی اندرون چار دیواری حضرت اقدس نصب ہے۔ والد صاحب مرحوم فرماتے ہیں۔ کہ قادیان آکر مجھے اکثر اہلیہ ام کی جدائی کا غم و الم رہتا۔ سہارنپور سے عزیز و اقرباء کے بلانے کے خطوط بھی آتے اور میری طبیعت بھی اچاٹ رہتی۔ چنانچہ انتقال مکانی کا پختہ ارادہ کر لیا اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے اجازت بھی لے لی۔ مگر میں اپنے طور پر دعا استخارہ میں بھی لگا رہتا۔ ایک رات خواب میں مجھے یہ آیت میری زبان پر آگئی۔ ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیرا۔ بیدار ہو کر میں نے رب العزت کا شکریہ ادا کیا۔ اور اپنے دل میں بہت خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ تو مجھے مہاجر کہتا ہے اور مہاجر کی شان تو بہت بڑی ہے۔ اور اپنے فاسد خیال سے باز آیا

الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی اگرچہ میرا خیال دوسری شادی کرنے کا نہ تھا۔ کہ تین بچے ہیں۔ نہ معلوم کیسی بیوی ملے مبادا بچوں کو بجائے آرام کے تکلیف کا سامنا پیش آئے۔ لیکن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور بعض دوسرے بزرگوں کے اصرار پر مجھے توجہ ہوئی۔ اور میں نے بارگاہ الٰہی میں نکاح ثانی کے لئے دعائیں کیں۔ منشی نعمت اللہ خان صاحب بدایونی نے مکرم محترم بزرگ منشی رحیم الدین صاحب متوطن سیوہارہ حبیب والہ ضلع بجنور جوان دنوں ڈاک بنگلہ پتھر ضلع ڈیرہ دون میں ملازم تھے۔ میرے متعلق ان کو لکھا۔ لیکن جلدی ہی ان کی طرف سے جواب موصول ہو گیا۔ کہ لڑکی کی والدہ دور رشتہ کرنے پر رضامند نہیں ہے چونکہ میں نے اس رشتہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ تو مجھے خواب میں لڑکی کا نام صفیہ بتایا گیا۔ اور ان کے گھر کا نقشہ بھی خواب میں دیکھا۔ اس لئے مجھے لڑکی کا نام دریافت کرنے پر یقین ہو گیا۔ کہ ضرور اسی جگہ رشتہ ہو گا۔ اگرچہ ان کی طرف سے ایک قسم کا انکار آچکا تھا۔ مگر میں نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے واسطے بھی لکھا۔ اور یہ بھی درخواست کی کہ جہاں پر میرے رشتہ کی تجویز ہے۔ اگر حضور دست مبارک سے چند سطور بطور سفارش لکھ دیں تو ضرور مفید ہو گا۔ اور اس خط میں ایک سادہ پرچہ بھی رکھ دیا۔ چنانچہ حضور پُر نور نے اپنے قلم مبارک سے یہ تحریر لکھ کر عطا فرمائی "مکرم منشی صاحب۔ السلام علیکم۔ میاں محمد یامین بہت مخلص احمدی ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو گا۔ اپنے رشتہ داروں کی شدید مخالفت کے باوجود والدین وغیرہ کو بھی چھوڑ کر قادیان آ رہے ہیں۔ آپ کے ہاں ان کے رشتہ کی تجویز ہے۔ میں ان کی سفارش کرتا ہوں بوجہ احمدیت لڑکی والوں کو بہت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ آجکل ریل نے تمام فاصلوں کو نزدیک کر دیا ہے۔ بس اس کا کچھ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ خاکسار محمود احمد ۲۵ جون ۱۹۱۹ء کو یہ سفارشی خط بجنسہ بذریعہ رجسٹری ان کو بھجوایا گیا۔ جس پر انہوں نے رشتہ فوراً منظور فرما لیا۔ اور لکھا کہ دو ماہ بعد نکاح و رخصتانہ اکٹھا کر دیا جائے گا۔ منشی صاحب موصوف حضرت مسیح موعودؑ کے اول مقربین ۳۱۳ صحابہ میں داخل تھے آپ نے ۱۸۹۴ء میں بیعت کی اور کئی بار حضرت اقدس کی حیات طیبہ میں قادیان تشریف لائے۔ عمر کا آخری حصہ دارالامان میں گذارا ۸۵ سال عمر پائی ۱۸ ستمبر ۱۹۴۷ء کو وفات ہوئی۔ اور مقبرہ بہشتی قطعہ خاص میں

شادی کی تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۹ء مقرر تھی۔ ۱۸ ستمبر کو میں قادیان سے معہ نعمت اللہ خان صاحب و آپا رشیدہ بانو صاحبہ روانہ ہوا۔ میں نے اپنے وطن سہارنپور سے چند دوستوں کو بطور براتی لینا تھا۔ اس لئے میں ایک دن سہارنپور ٹھہر کر ۲۰ ستمبر سیوہارہ پہنچ گیا۔ قاسم علی خان صاحب آف رامپور وغیرہ پہلے سے وہاں موجود تھے۔ ۲۰ ستمبر عصر کے وقت نکاح پڑھا گیا۔ ۲۳ ستمبر اسی جگہ رخصتانہ ہوا۔ ۲۵ ستمبر وہاں سے واپسی ہوئی۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۹ء کو قادیان میں دوستوں کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

قبلہ والد صاحب مرحوم نے اپنی یادگار میں ہماری والدہ صاحبہ محترمہ کے علاوہ اپنی اولاد میں پانچ لڑکے اور چھ لڑکیاں اور دیگر پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں پڑپوتے پڑنواسے اور پڑنواسیاں جن کی مجموعی تعداد ستر کے قریب بنتی ہے۔ اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ تمام لڑکے شادی شدہ ہیں۔ سوائے چھوٹے بھائی کے (اس کے رشتہ کی تجویز بھی ہو رہی ہے) اور الحمدللہ کہ تمام مختلف محکموں میں برسر روزگار ہیں۔ اور صاحب اولاد ہیں اور اسی طرح تمام لڑکیاں بھی شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔ (باقی)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۲/۱/۶۶ کو بوقت عشاء ۸½ بجے اچانک مکرم چوہدری سردار خان صاحب ولد چوہدری کریم بخش صاحب سکنہ چک نمبر ۱۶۶ مراد محمود آباد ڈاکخانہ خاص تحصیل چشتیاں ضلع بہاولپور وفات پا گئے ہیں۔ آپ کافی عرصہ سے دمہ میں مبتلا تھے مگر چلتے پھرتے اور معمولی طور پر اپنے گھر کا روبار آخر دن تک کرتے رہے۔

آپ سادہ مزاج اور صاف گو اور بے ضرر انسان تھے اپنی طاقت کے مطابق چندہ عام کے پابند اور تحریک جدید و وقف جدید کے بھی مجاہد تھے نماز جنازہ مورخہ ۲۳/۱ کو عیدالفطر کے روز بوقت ۲ بجے مکرم راجا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولپور نے پڑھائی۔

اور گردونواح کے احمدی احباب نے کثرت سے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک فرزند بعمر ۱۸ سال یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے

خاکسار ڈاکٹر غلام محمد حق معلم وقف جدید چک نمبر ۱۶۶ مراد محمود آباد ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصّہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۰۱۔ صاحبزادی طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب ربوہ ... ۲۰۰-۰۰
۳۰۲۔ محترمہ بشریٰ یاسمین صاحبہ بیگم حمید اسلم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر ... ۳۰۱-۰۰
۳۰۳۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالحق صاحب لاہور ... ۳۰۰-۰۰
۳۰۴۔ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب " ... ۳۰۰-۰۰
۳۰۵۔ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ بیگم محمد شریف صاحب جنجوعہ لاہور چھاؤنی ... ۳۰۰-۰۰
۳۰۶۔ احمدیہ انڈسٹریل ہوم معرفت محترمہ جمیلہ عرفانی صاحبہ کراچی ... ۳۰۰-۰۰
۳۰۷۔ محترمہ بیگم صاحبہ ملک مبارک احمد صاحب " ... ۳۰۰-۰۰
۳۰۸۔ محترمہ زینب حسن صاحبہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان ... ۳۰۱-۰۰
۳۰۹۔ محترمہ بیگم صاحبہ قمر عطاء اللہ صاحب لاہور ... ۳۰۰-۰۰
۳۱۰۔ محترمہ طاہرہ نثار بیگم صاحبہ " ... ۳۰۰-۰۰
۳۱۱۔ محترمہ استانی مریم صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب معہ مرحوم اعزا ... ۴۰۰-۰۰
۳۱۲۔ محترمہ سیدہ رضیہ نسیم صاحبہ اہلیہ سید منور حسین صاحب بخاری راولپنڈی ... ۳۰۰-۰۰
۳۱۳۔ دختران صوفی غلام محمد صاحب میراں شاہ لاہور ... ۳۰۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاتا رہا ہے۔ اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں ابھی بہت کمی ہے۔ حالانکہ یہ چندہ جلسہ سالانہ سے پہلے وصول ہو جانا چاہیئے تھا لہٰذا تمام جماعتوں سے التماس ہے۔ کہ اب اس چندہ کی کمی پوری کرنے کے لئے خاص طور پر جدوجہد کریں۔ سابقہ اعلانوں کے بعد جن جماعتوں کی وصولی ساٹھ فیصدی سے اوپر ہو گئی ہے۔ اور ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی فہرست نیچے درج ہے تا بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت بھی ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی قبول فرمائے۔ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نوازے اور جلد اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اگر کسی جماعت کے ذمہ کچھ بقایا ہو تو اس کی بے باقی کے بھی سامان پیدا کرے۔ آمین

بعض اور جماعتوں کی وصولی بھی ساٹھ فیصدی سے بڑھ گئی ہے۔ ان کے نام عنقریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

ا۔ سو فیصدی وصولی بمقابلہ بجٹ

ضلع سرگودھا:۔ چک ۱۳۲ جنوبی۔ چک ۳۵ جنوبی ضلع گوجرانوالہ:۔ پنڈی بھٹیاں۔ وزیر آباد
ضلع منٹگمری:۔ چک ۴۰/۲۰۲ ضلع سکھر:۔ شکارپور

ب۔ اسی فیصدی سے زائد وصولی

مرکز ربوہ:۔ دارالنصر غربی ضلع شیخوپورہ:۔ بھوئیوال۔ شاہ کوٹ
ضلع سیالکوٹ:۔ کنجروڑ ضلع راولپنڈی:۔ کہوٹہ۔ ضلع منٹگمری:۔ پاکپتن
ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۶۵/پی ضلع تھرپارکر:۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ ابراہیم آباد

ج۔ ساٹھ فیصدی سے زائد وصولی

مرکز ربوہ:۔ دارالیمن ضلع جھنگ:۔ گگو۔ ضلع سرگودھا:۔ چک ۶۲ جنوبی
ضلع لائلپور:۔ لائلپور شہر۔ چک ۱۹۵ ر ب جنڈانوالہ۔ چک ۲۰۹ ر ب۔ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال۔ چک ۶۹ ر ب لمیٹ پور۔ [illegible]
نذیبانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ:۔ چاہ کے چیمہ۔ ماڑی کے گھگت۔ ضلع لاہور:۔ ہانڈو گوجر
ضلع شیخوپورہ:۔ سانگلہ ہل۔ ضلع گجرات:۔ گجرات شہر۔ کھاریاں۔ ضلع جہلم:۔ چکوال۔
ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔ ضلع منٹگمری:۔ چک ۱۲/۴-۳۰۔ ضلع جیکب آباد۔ جیکب آباد

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست قسط نمبر ۱۶

تحریک جدید کے سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنے والے مجاہدین

بابو محمد احمد صاحب ریلوے حیدرآباد ... ۸۷-۰۰
رانا اسد اللہ خان صاحب " ۱۰۰-۰۰
میاں خیرالدین صاحب " ۱۰-۰۰
چوہدری عطاء اللہ صاحب ٹنڈو اللہ یار ... ۲۰۰-۰۰
ڈاکٹر کرشن احمد صاحب حیدرآباد ... ۱۱-۰۰
مبشر احمد گوندل و مطیع الرحمٰن " ۱۲-۰۰
منصور غازی صاحب " ۱۲-۰۰
چوہدری پرویز احمد صاحب " ۱۵-۰۰
" سلطان جہانگیر صاحب کراچی ۲۲۲-۰۰
شیخ عبدالحیٔ صاحب " ۲۰-۰۰
شیخ بہادر علی صاحب " ۱۱-۰۰
ڈاکٹر مظہر الحق صاحب " ۴۰-۰۰
عبدالسلام صاحب " ۲۰-۰۰
ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب " ۲۲-۰۰
مرزا سردار محمد صاحب " ۹۵-۰۰
چوہدری احمد جان صاحب " ۱۶۰-۰۰
محمد معین الدین صاحب " ۴۰-۰۰
مولوی عبدالمالک صاحب " ۲۰-۵۰
عبدالرب صاحب انور " ۱۱-۰۰
محمد غیاث قریشی صاحب " ۱۰-۰۰
ایس ایم۔ جلیل صاحب " ۱۰-۵۰
چوہدری عبدالمجید صاحب " ۳۹-۰۰
" فیض عالم خان صاحب " ۱۲۰-۰۰
چوہدری شمیم احمد صاحب کراچی ۱۰۵-۰۰
کبیرالدین صاحب صدیقی " ۵۵-۰۰
محمد سلیم صاحب " ۱۰-۰۰
اسلم امتیاز صاحب " ۱۵-۰۰
چوہدری عبدالماجد صاحب " ۲۰۰-۰۰
چوہدری نذیر احمد صاحب " ۱۳-۲۵
ڈاکٹر تنویر الاسلام صاحب " ۲۰-۰۰
ناصرہ بیگم صاحبہ " ۱۰-۰۰
بشیر احمد صاحب جہلمی " ۱۵-۰۰
عزیز احمد صاحب " ۲۰-۰۰
عظمت اللہ صاحب " ۱۱-۵۰
ناذ احمد صاحب ناصر " ۲۸-۰۰
شیخ عبدالرشید صاحب " ۴۵-۰۰
چوہدری رشید احمد صاحب " ۷۰-۰۰
امۃ القدیر صاحبہ " ۳۵-۰۰
مولوی دین محمد صاحب شاہد " ۱۱-۰۰
محمد انوار اللہ صاحب انصاری " ۴۲-۰۰
ماسٹر عبدالعزیز صاحب معہ اہلیہ صاحبہ چک ۲/۲۵۵ منٹگمری ۳۱-۰۰
چوہدری عزیز الدین صاحب " ۲۱-۰۰
محمد لطیف صاحب " ۱۰-۵۰
غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ ملک عبدالعزیز صاحب " ۱۱-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے تایا جان مکرم صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب گوجرہ سخت بیمار ہیں۔ احباب کرام اُن کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اقبال سعید ٹی آئی ہائی سکول ربوہ)

۲۔ میں بعض مشکلات میں ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور فرمائے۔

(خاکسار ایم۔ ایس خالد سابق سیکرٹری مال۔ حلقہ دارالذکر۔ لاہور)

۳۔ میری لڑکی نگہت سلطانہ بعمر ۷ سال بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء ربوہ میں بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے گر گئی اور بائیں ران پر چوٹ لگنے سے ماس پھٹ گیا۔ جو بڑھتے بڑھتے خطرناک حد تک پہنچ گیا۔ ماہ صیام کے آخری ہفتہ میو ہسپتال لاہور داخل کرایا گیا۔ اب بجلی سے علاج شروع ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی مریدکے)

۴۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے دماغی دوروں میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے والدین سخت پریشان ہیں۔ احباب میری صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار علیم الدین قمر چک ۳۰/۱۱-ایل۔ ضلع منٹگمری)

۵۔ میں عرصہ ۵ سال سے بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرماویں۔

(عطاء الٰہی احمدی ۲۱ کھنہ بلڈنگ چوک برف خانہ ریلوے روڈ۔ لاہور)

۶۔ میرے تایا پیر عبداللہ العلی صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور ان کی اہلیہ دماغی طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (بشریٰ صدیقہ [illegible])

تصحیح اخبار الفضل مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۵ء کے صفحہ پر ایک فہرست "تعمیر مسجد [illegible] میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۲۷۴ میں نام غلط چھپ گیا ہے درست اندراج حسب ذیل ہے۔ "محترمہ فہیمہ صاحبہ بیگم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب [illegible]"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید [illegible])

قرآن مجید اور ہر قسم کا اسلامی لٹریچر حاصل کرنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں، الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۴ فروری۔ میثاق استنبول کی وزارتی کونسل کا پہلا باقاعدہ اجلاس کل تیسرے پہر اسلام آباد میں ہوا جس کی صدارت وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کی۔ اجلاس کل صبح دس بجے شروع ہوا تھا اور اس کا افتتاح صدر ایوب نے کیا تھا۔

وزارتی کونسل کے اس اختتامی اجلاس میں صدر ایوب کی تقریر کے بعد ایران اور ترکی کے وزرائے خارجہ نے بھی تقریر کی۔ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام نے کہا کہ صدر ایوب کی تقریر سے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ پاکستان اس معاہدے کو کتنی اہمیت دیتا ہے اور اس سے اس ادارے کے شاندار مستقبل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مسٹر عباس آرام نے پاکستان اور بھارت کی حالیہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی قوم نے بڑی بہادری اور استقلال کے ساتھ صورت حال کا مقابلہ کیا اور خدا کا شکر ہے کہ پاکستانی عوام کے عزم اور حوصلہ اور صدر ایوب کی دانشمندانہ قیادت کی بدولت پاکستان اس نازک دور سے کامیابی کے ساتھ گزر گیا اور اب جنگ کے بادل چھٹ گئے ہیں۔

مسٹر عباس آرام نے کہا یہ بات خاص طور پر قابل قدر ہے کہ جنگ کے باوجود پاکستان میں ترقیاتی منصوبوں میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ علاقائی تعاون کے معاہدے نے برادر قوموں کو اقتصادی ترقی اور تعاون کے لئے ایک نظام میں منسلک کر دیا ہے اور ۱۸ ماہ کے عرصہ میں اس معاہدے کے تحت نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔

ترکی کے وزیر خارجہ احسان صابری نے کہا کہ علاقائی تعاون کے اس معاہدے کی عمر اگرچہ زیادہ نہیں لیکن اس معاہدے کے اس عرصہ میں ادارے نے ترقی حاصل کی ہے اور بین الاقوامی تعاون کے سلسلے میں دنیا بھر میں اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے اور تھوڑی سی مدت میں اس نے بڑی حوصلہ افزا رفتار سے کامیابی کی منزل کی طرف پیش قدمی کی ہے۔

راولپنڈی ۴ فروری۔ ایران اور ترکی نے پاک بھارت جنگ کے دوران پاکستان کی جو بھرپور حمایت کی تھی اس پر صدر ایوب نے دونوں ملکوں کی حکومتوں اور عوام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ وہ کل یہاں معاہدہ استنبول کی وزارتی کونسل کے چوتھے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کہا وزارتی کونسل کے گزشتہ اجلاس کے بعد سے پاکستان ایک کڑی آزمائش سے گزر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی حکومت اور عوام اس مکمل حمایت اور ہمدردی کو ہمیشہ یاد رکھیں گے جس کا اظہار اس آزمائشی دور میں ترکی اور ایران نے کیا تھا۔

راولپنڈی ۴ فروری۔ ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر احسان صابری نے کل یہاں بتایا کہ میثاق استنبول کو اقوام متحدہ میں رجسٹر کرایا جائے گا۔ چوتھی وزارتی کونسل کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آٹھ ماہ کے اندر اس ادارہ نے بین الاقوامی میدان میں اتنا اثر و رسوخ حاصل کیا ہے اور دنیا نے اس کو اس قدر پسند کیا ہے کہ اب اس کو اقوام متحدہ میں رجسٹر کرایا جائے گا۔

لاہور ۴ فروری۔ پاکستان اور روس کے تعلقات میں گزشتہ دو سال کے درمیان جو خوشگوار تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی بدولت کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دلانے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ کیونکہ روس کی حکومت اور عوام قوموں کے حق خود ارادیت کے اصول پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ مسئلہ کشمیر کو اب تک صرف اس نقطہ نظر سے التواء میں ڈالتے رہے ہیں کہ پاکستان روس کے ایک دوست کی حیثیت سے کشمیر کی آزادی کا علمبردار بنے یہ وضاحت پاکستانی سفیر متعینہ ماسکو مسٹر اقبال اطہر نے کی ہے جو کل شام پاک سوویٹ ثقافتی انجمن لاہور کے زیر اہتمام پاکستان اور روس کے تعلقات کے ارتقاء پر تقریر کر رہے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان نے اس جلسے کی صدارت کی۔

نئی دہلی ۴ فروری۔ بھارتی پارلیمنٹ میں انتہا پسند ہندو جماعت جن سنگھ پارٹی کے لیڈر مسٹر باجپائی نے اعلان کیا ہے کہ وہ درہ حاجی پیر، ٹیٹوال اور کرگل کی چوکیوں کو پاکستان کے حوالے کرنے کی سختی سے مخالفت کریں گے اور اس معاملہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا موقف یہ ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کی منظوری حاصل کئے بغیر یہ علاقے پاکستان کے حوالے نہیں کر سکتی۔

کراچی ۴ فروری۔ پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر کیول سنگھ نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ بھارت اور پاکستان کی مجوزہ وزارتی کونسل کے انعقاد کے بارے میں صلاح مشورہ کرنے کے لئے وہ دہلی جائیں گے۔

یہ کانفرنس اعلان تاشقند کے تحت منعقد کی جائے گی بھارتی ہائی کمشنر نئی دہلی میں اپنے ان مذاکرات کی رپورٹ بھی پیش کریں گے۔ جو انہوں نے پاکستان کے دفتر خارجہ کے اعلیٰ احکام سے کئے ہیں۔ وہ راولپنڈی میں تین دن قیام کے بعد کل کراچی پہنچے ہیں۔

راولپنڈی ۴ فروری۔ صدر پاکستان نے مسلح افواج کے تینوں سربراہوں کو ہلال جرأت عطا کیا ہے۔ صدر نے انہیں یہ اعزاز بھارت کے خلاف سترہ روزہ جنگ میں افواج کی شاندار قیادت کرنے پر دیا ہے۔

پنوم پنہ :۔ ۴ فروری۔ کمبوڈیا کی طیارہ شکن توپوں نے ایک امریکی طیارہ مار گرایا ہے۔ یہ طیارہ ہرکلیس ٹائپ کا ہے اور اس پر امریکی بحریہ کے نشانات بنے ہوئے ہیں۔ چین کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ اس طیارہ نے ۳۰ جنوری کو کمبوڈیا کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تھی۔ چنانچہ کمبوڈیا کی طیارہ شکن توپوں نے اسے مار گرایا۔

ڈھاکہ :۔ ۴ فروری۔ مشرقی پاکستان میں فرید پور کے قریب کل ہیلی کوپٹر کا جو حادثہ ہوا تھا اس میں جاں بحق ہونے والوں کو فرید پور میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس المناک حادثہ میں ۲۳ افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ مرحومین کی نماز جنازہ میں گورنر مشرقی پاکستان اور دوسرے ممتاز لوگوں کے علاوہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

دریں اثناء پی آئی اے کے سربراہ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا ہے کہ ہیلی کوپٹر کو حادثہ گدھ کی وجہ سے پیش آیا تھا۔ گدھ ہیلی کوپٹر کے اڈے پر اڑنے سے صرف دو منٹ قبل اس کے پروں سے ٹکرایا جس سے ایک پر اڑ گیا۔ اور ہیلی کوپٹر حادثہ کا شکار ہو گیا۔

ایئر مارشل اصغر خان نے کہا کہ گدھوں اور دوسرے پرندوں کے باعث ہوائی حادثے ہو سکتے ہیں۔

ماسکو ۴ جنوری۔ روس کے سابق وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف کچھ عرصے سے گردے کی پتھری کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ باخبر ذرائع کی بنا پر ۷۱ سالہ سابق وزیر اعظم کی حالت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ مسٹر خروشیف جو اکتوبر ۱۹۶۴ء میں سوویٹ یونین پر پورے دس سال چھائے رہنے کے بعد اقتدار اعلیٰ سے محروم کر دئیے گئے تھے کریملن کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

لاہور ۴ فروری۔ مسٹر معوالرؤف نے کل سکرٹری اطلاعات حکومت مغربی پاکستان کے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔

نئی دہلی ۴ فروری۔ بھارت کے صوبہ کیرالہ میں گزشتہ تین دن کے ہنگاموں کے بعد کل کسی حد تک امن رہا اور توڑ پھوڑ کی اکا دکا وارداتوں کے سوا کوئی بڑا واقعہ نہیں ہوا۔ آل انڈیا ریڈیو نے دعویٰ کیا کہ کل ٹرینوں کی سروس پوری طرح بحال ہو گئی اور بسیں وغیرہ بھی چلنی شروع ہو گئی ہیں۔ ایک دوسری اطلاع کے مطابق پولیس سے جھڑپوں کے بعد آج ترویندرم میں تیس کے قریب طلباء گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

طلباء نے کئی سرکاری دفتروں کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھے رہنے کی بھی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے لاٹھی چارج کر کے انہیں منتشر کر دیا۔ صوبہ کے ایک اعلیٰ افسر نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کمیونسٹ عناصر ہنگاموں کو جاری رکھنے کے لئے اپنے کارکنوں کو منظم کر رہے ہیں اور ممکن ہے کہ وہ پہلے کے مقابلہ میں حالات کو اور زیادہ خراب کرنے کی کوشش کریں۔

واشنگٹن ۴ فروری۔ امریکی وزارت خارجہ نے کل اس بات کی تردید کی ہے کہ امریکہ نے ویت نام کی جنگ میں برطانیہ کی نوآبادی ہانگ کانگ کو فوجی اڈے کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔

وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکی فوجی ہانگ کانگ میں صرف تفریحی مقاصد کے لئے جاتے ہیں۔ امریکی ترجمان چین کے اس حالیہ احتجاج پر تبصرہ کر رہا تھا۔ جس میں امریکہ پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ہانگ کانگ کو فوجی اڈے کے طور پر استعمال کر رہا ہے

سائیگون ۴ فروری۔ امریکی فوجی حکام نے بتایا ہے کہ ویٹ نام میں ایک ہفتہ کے اندر ۱۵۷ امریکی فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔

—٭—

"اپنے ذہنوں میں تازہ شعور اور دلوں میں نیا ولولہ پیدا کرو"

"ہماری زندگی نئی سنجیدگی اور نئی رفتار کی متقاضی ہے"

تعلیم الاسلام کالج کے طلبائے کالج کے نئے پرنسپل پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کا خطاب

ربوہ ۴ فروری۔ تعلیم الاسلام کالج کے نئے پرنسپل محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) نے آج قبل دوپہر تعلیم الاسلام کالج کے طلبائے سے خطاب فرماتے ہوئے طلباء کو وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنے ذہنوں میں تازہ شعور اور قلوب میں نیا ولولہ پیدا کرنے کی تلقین فرمائی اور تعلیم الاسلام کالج کے اغراض و مقاصد کا فلسفیانہ اسلوب اظہار سے تجزیہ کرتے ہوئے طلباء پر اس امر کو واضح کیا کہ اس کالج کا طالب علم ہونے کی حیثیت سے ان پر کیا کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ یہ خصوصی اجلاس گیارہ بج کر ۵ منٹ پر کالج ہال میں محترم قاضی صاحب ہی کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوا نصیر احمد نے تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز کیا۔ تلاوت کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بعض ایسی باتیں کہنا چاہتا ہوں جو طلباء کے سامنے ہزاروں بار دہرائی گئی ہوں گی اور طلباء ان باتوں کو سن سن کر ایک حد تک اکتا بھی چکے ہوں گے لیکن بدلتے ہوئے وقت کے تقاضوں کے ماتحت ان باتوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ زندگی کا بامقصد ہونا ہی زندگی کی اصل روح ہے گویا بامقصد زندگی پر ہی زندگی کے لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہی فطرت کہتی ہے اور یہی عقل!! اس لئے مقصد اور نصب العین کو سامنے رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہمارا مقصد خدا ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ذہنوں میں تازہ شعور اور قلوب میں نیا ولولہ پیدا کریں۔ اور ایک نئی سنجیدگی اور نئی رفتار اختیار کریں۔ محترم قاضی صاحب نے حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی بیان کی کہ مولوی صاحب موصوف گورداسپور میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور جس کمرہ میں تشریف فرما تھے اس کے دروازہ پر چق پڑی ہوئی تھی۔ مولوی صاحب نے چق اٹھا کر اندر دیکھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی تیزی کے ساتھ کمرہ میں ٹہل رہے تھے۔ مولوی صاحب نے بے ساختہ کہا "اشکے! ایہی تیزی نال ٹُرناں پیا ایں۔ جداں بڑی دور جاناں ایں" یعنی آپ اتنے تیز چل رہے ہیں گویا آپ کو بہت دور جانا ہے۔ قاضی صاحب نے اس روایت کو بیان کرکے فرمایا کہ جنہیں دور جانا ہوتا ہے ان کے لئے ایک خاص سنجیدگی، وقار اور رفتار کی ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ سنجیدگی، شعور اور وقار عطا کیا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا کی رہنمائی کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ یہ زمانہ ہنرمندی (SKILLS) اور علوم (SCIENCES) کا زمانہ ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے افق کو بہت وسیع اور نظروں کو بہت بلند رکھیں۔ اس کے بغیر ہم اس کالج کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکیں گے، ہم بہت بڑے انجینئر نہیں، بہت بڑے سائنسدان نہیں، بہت بڑے ڈاکٹر نہیں غرض ہر سائنس اور ہر فن میں کمال پیدا کر کے ہی ہم وقت کے تقاضوں اور معیاروں پر پورا اتر سکیں گے۔ نئے زمانہ کی نئی بولیاں جو فن، تکنیک اور علوم کی بولیاں ہیں ہمیں سیکھنی چاہئیں تاکہ ہم زمانہ کو اسی بولی میں اعتراضات کا جواب دے سکیں جس بولی میں وہ اعتراض کرتا ہے ہماری فنی، تکنیکی اور علمی بالادستی ہی ہمیں دنیا کا رہنما بنا سکتی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نئے شعور سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں جو نیا شعور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس زمانہ میں ہمیں عطا کیا ہے۔ محترم پرنسپل صاحب نے طلباء اور اساتذہ کے باہمی ارتباط کی اہمیت پر بھی زور دیا اور یہ بات واضح کی کہ طلباء اور اساتذہ کے درمیان ایک اہم اور لطیف ذمہ داری کا رشتہ استوار ہوتا ہے دونوں فریقوں کو اپنے اپنے دائرہ میں رہتے ہوئے اس رشتہ کو مضبوط تر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس پر اثر خطاب کے بعد قاضی صاحب نے دعا کرائی اور اس طرح یہ سنجیدہ اور پروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی (رپورٹر پرنسپل)

چاند اور زمین کے درمیان مواصلات کا سلسلہ قائم ہو گیا

روس کا خلائی جہاز کامیابی سے چاند پر اتر گیا

ماسکو ۵ فروری۔ انسانی تاریخ میں پہلی مرتبہ چاند اور زمین کے درمیان مواصلات کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے اور روسی سیارہ لونا نہم نے روسی سٹیشنوں کو سگنل بھیجنا شروع کر دیئے ہیں۔ یہ سیارہ پورے آہستگی کے ساتھ چاند پر اترا تھا۔ اور ماسکو ریڈیو نے اپنے پروگرام روک کر روس کی اس عظیم کامیابی کا اعلان کیا تھا۔ دنیا بھر کے سائنسدانوں، ممتاز شخصیتوں اور سربراہان مملکت نے روس کو اس کامیابی پر مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔

روسی ماہرین گزشتہ ۹ ماہ سے یہ کوشش کر رہے تھے کہ وہ اپنے معلوماتی سیارہ کو آہستگی سے چاند پر اتار دیں۔ لیکن ہر مرتبہ سیارہ چاند سے ٹکرا جاتا تھا اور اس کے آلات ٹوٹ پھوٹ جاتے تھے۔ کل پہلی مرتبہ روسی سائنسدانوں کی کوششیں بارآور ہوئیں اور انہوں نے چاند پر انسان کے اترنے کا راستہ صاف کر دیا۔

روسی ذرائع کا کہنا ہے کہ آئندہ چند گھنٹوں میں انسان چاند کے راز پر سے پردہ اٹھانے میں کامیاب ہو جائے گا اور دنیا پہلی بار یہ معلوم کر سکے گی کہ وہاں کی فضا کیسی ہے، پانی ہے یا نہیں، پہاڑ اور جھیلیں ہیں یا صرف ریت ہے۔ انسان وہاں زندہ رہ سکتا ہے یا نہیں۔ اور وہاں انسان بردار راکٹ بھیجنا کب تک ممکن ہو سکے گا۔

لونا نہم نہ صرف چاند کے موسمی حالات بتائے گا بلکہ ٹیلی ویژن پر تصویریں بھی فراہم کرے گا۔ جن سے صحیح صورت حال کا اندازہ ہو سکے گا۔ لونا نہم کا وزن ڈیڑھ ٹن ہے اور یہ تمام ضروری آلات سے لیس ہے۔

امریکہ کے صدر جانسن نے روس کے صدر کے نام اپنے پیغام مبارکباد میں کہا ہے کہ بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے آپ کے ملک نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

روسی وزیراعظم کوسیجن کو صدر ایوب کی مبارکباد

راولپنڈی ۵ فروری۔ چاند پر خلائی جہاز اتار کر روس نے جو کامیابی حاصل کی ہے صدر محمد ایوب خان نے اس پر روس کو دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ کل صبح روسی خلائی جہاز کے چاند پر اترنے کی اطلاع ملتے ہی صدر محمد ایوب خان نے روس کے وزیراعظم کوسیجن کو مبارکباد کا پیغام ارسال کیا ہے۔

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ملک بھر کے سپورٹس کے حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ امسال آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۱۰، ۱۱، ۱۲ فروری ۱۹۶۶ء کو روائتی شان کے ساتھ تعلیم الاسلام باسکٹ بال کلب کے زیراہتمام ہو رہا ہے۔ اس سال اس ٹورنامنٹ کی اہمیت اور شان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و خدام نوازی ٹورنامنٹ کو اپنے اسم گرامی سے منسوب کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ یہ عزت ربوہ اور ربوہ سے باہر کے شائقین، کھلاڑیوں اور منتظمین اور دیگر تمام احباب کو مبارک کرے، آمین۔ آئندہ سے یہ ٹورنامنٹ اسی نام سے موسوم کیا جائے گا۔

تمام کھلاڑیوں خصوصاً ربوہ کی تمام کلبوں کے اراکین سے پرزور استدعا ہے کہ پورے اخلاص اور تندہی سے پریکٹس شروع کر دیں۔ کلبوں کے وہ اراکین جو ربوہ سے باہر ہوں وہ بھی فوری طور پر سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی سے رابطہ قائم کریں اور وقت مقررہ سے پہلے ربوہ پہنچ جائیں۔ ٹورنامنٹ کے موقع پر ریفریز کورس بھی ہو گا۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴